حیات و نزولِ مسیح علیہ السلام
اور
ولادتِ امام مہدی علیہ السلام

(عقیدۂ ختمِ نبوت کے تناظر میں)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

حیات و نزولِ مسیح علیہ السلام

اور

ولادتِ اِمام مہدی علیہ السلام

(عقیدۂ ختم نبوت کے تناظر میں)

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَی الدَّارَیْنِ مِنْ یَّدِہٖ

اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰی مِنْ خَیْرِ مُسْتَلَمِ

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/۰-۹۷-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷-۲۴۴ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

نام کتاب : حیات و نزولِ مسیح علیہ السلام اور ولادتِ اِمام مہدی علیہ السلام (عقیدۂ ختم نبوت کے تناظر میں)

تصنیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ترتیب و تخریج : محمد علی قادری

نظر ثانی : ڈاکٹر علی اکبر الازہری

زیرِ اِہتمام : فرید ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : ستمبر 2008ء

تعداد : 1,100

قیمت : -/120 روپے

ISBN 978-969-32-0830-6

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

فہرس

پیش لفظ

عقیدۂ ختم نبوت قرآن و سنت کے دلائلِ قطعیہ سے صراحت کے ساتھ ثابت ہے۔ایک سو سے زائد آیاتِ قرآنیہ اور دو سو زائد احادیثِ نبویہ اس پر دلالت کرتی ہیں۔ صحابہ وتابعین سے لے کر آج کے دن تک امت مسلمہ کے ہر طبقے کا اس پر اجماع رہا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا اور آپ ﷺ کے بعد جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا مرتد اور کافر و زندیق ہو جائے گا۔ یہ عقیدہ ہر مسلمان کے ایمان کا جزوِ لازم ہے اور اس کے لئے وہ اپنی جان بھی قربان کر سکتا ہے۔ اس کا تحفظ نہ صرف اُمتِ مسلمہ کے ایمان کی سلامتی کا باعث ہے، بلکہ اس کی بقا کا بھی ضامن ہے۔ اس متفق علیہ عقیدہ سے سرِ مُو اِنحراف غارت گرِ ایماں ہے اور اس کا انکار سراسر ضلالت و گمراہی اور کفر و ارتداد کا باعث ہے۔

تاریخِ اسلام کے آئینے میں دیکھا جائے تو جاں نثارِ مصطفیٰ ﷺ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنی جانیں نچھاور کیں اور جھوٹے مدعیانِ نبوت کے فتنوں کی بزورِ شمشیر سرکوبی کی۔ اسی طرح بعد کی صدیوں میں بھی جب کبھی انکارِ نبوت کا فتنہ پیدا ہوا عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ اس کے خلاف آہنی دیوار بن کر ڈٹ گئے۔انہوں نے ہر محاذ پر اس عقیدہ کا دفاع کیا۔ ائمہ و علماء نے تحریر و تقریر کے ذریعے جھوٹے مدعیانِ نبوت کا رد کیا۔

بیسویں صدی کے شروع میں ہندوستان کے ایک قصبہ قادیان میں پیدا ہونے والے شخص مرزا غلام احمد (۱۸۳۵۔۱۹۰۸ء) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے ختمِ نبوت کے قصرِ عالی شان میں نقب زنی کی مذموم کوشش کی۔ مرزا صاحب نے امتِ مسلمہ کو فکری و

نظریاتی اور اعتقادی حوالے سے تقسیم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی اور نت نئے دعووں کے ذریعے اسلامیانِ ہند کے ذہنوں کو الجھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ موصوف کے مرحلہ وار کئے گئے دعاوی کی تفصیل خود اس کی اپنی کتب میں موجود ہے۔ انہی دعووں میں سے مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کے دعوے بھی ہیں۔ مرزا صاحب کا اصل دعویٰ تو نبوت ہی کا تھا مگر اس تک رسائی کے لئے انہیں عامۃ النّاس کو الجھانے اور ان کے ذہنوں کو پراگندہ کرنے کے لئے متضاد دعوے کرنے پڑے۔

مرزائے قادیاں نے اپنے دعویٰ مسیحیت کو ثابت کرنے کے لئے حیاتِ مسیح علیہ السلام کا انکار کرتے ہوئے مماتِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ وضع کیا اور رفع ونزولِ مسیح علیہ السلام کی اصطلاحات کی اپنی تحریروں میں فاسد تاویلات پیش کر کے کم علم اور ضعیف العقیدہ مسلمانوں کے ذہنوں کو الجھانے کی کوشش کی۔ ان من گھڑت تاویلات کی آڑ میں موصوف خود کو احادیث نزولِ مسیح علیہ السلام کا مصداق ٹھہرانے لگے اور نزولِ مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں ہی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی پیشین گوئی کو پورا کرنے کے لئے خود کو امام مہدی بھی قرار دے دیا۔ مرزا صاحب نے یہ سارا تانا بانا اپنی جھوٹی نبوت کو سچا ثابت کرنے کے لئے تیار کیا۔ مگر اس جھوٹ کو سوائے عقل کے اندھوں کے کسی نے سچ نہ مانا۔ مرزا صاحب کا ہر دعوی فریب اور جھوٹ کا پلندہ تھا۔ ان کا مقصد محض دشمنانِ اسلام کے ایجنڈے کی تکمیل تھی۔ آج بھی قادیانی حضرات مرزا صاحب کی روش پر امتِ مسلمہ کو اصل موضوع سے ہٹا کر دیگر لایعنی اور غیر متعلقہ ابحاث میں الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب اسی حوالے سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے مختلف مواقع پر دیئے گئے لیکچرز اور دیگر قلمی نگارشات سے مرتب کی گئی ہے۔

حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی ہر تحریر و تقریر عشق رسول ﷺ سے لبریز نظر آتی ہے۔ یہ ان کا عشق رسول ﷺ ہی ہے کہ جب کبھی ناموسِ رسالت مآب ﷺ کے تحفظ کی بات ہوئی ان کی زبان اور قلم بیک وقت حرکت میں آ گئے

اور اپنی مدلل اور پر مغز تحریر اور تقریر کے ذریعے گستاخانِ رسول ﷺ کا ناطقہ بند کر دیا۔ ختمِ نبوت کے موضوع پر مصنف کی دیگر کتب کے علاوہ ''عقیدۂ ختمِ نبوت'' کے نام سے ضخیم کتاب موجود ہے جس میں عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت کو سیکڑوں آیات، احادیث، آثارِ صحابہ، اقوالِ ائمہ اور دیگر نقلی و عقلی دلائل کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ زیرِ نظر کتاب موضوع کی اہمیت و افادیت اجاگر کرنے کے لئے الگ شائع کی گئی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو ان لوگوں کے عقائد کی اصلاح کا ذریعہ بنائے جو اس موضوع کے حوالے سے ذہنی خلفشار کا شکار رہیں اور ہمیں اپنے حبیب مکرم ﷺ کے نعلین پاک کے توسل سے دینِ اسلام کے عقائدِ صحیحہ پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ!)

(محمد علی قادری)

سینئر ریسرچ اسکالر

فریدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

۱۲ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ، بمطابق ۱۳ ستمبر ۲۰۰۸ء

اِبتدائیہ

قادیانی مبلغ حضرات کا وتیرہ یہ ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے مخاطب کی علمی استعداد اور مطالعہ دیکھ کر اس سے گفتگو کرتے ہیں۔ اگر انہیں یہ پتا ہو کہ وہ شخص قادیانیت کے حوالے سے زیادہ معلومات نہیں رکھتا تو اسے حسب ضرورت وہ عبارتیں دکھاتے ہیں جن سے ان کا مقصد پورا ہو جائے اور وہ شخص ان کے جال میں پھنس جائے۔ وہ ختمِ نبوت کے صحیح معانی پر مشتمل مرزا صاحب کی ابتدائی تحریریں دکھا کر اپنے ایمان کا ڈھنڈورا تو پیٹتے ہیں لیکن وہ عبارتیں سامنے لانے سے گریز کرتے ہیں جن سے مرحلہ وار انحراف کرنے کے بعد مرزا صاحب نے کوئی ابہام نہ رہنے دیا اور نبوت و رسالت کے صریح دعوے کئے۔ اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ مخاطَب کو مرزا صاحب کے تمام سابقہ موقف اور مختلف ادوار کی تحریروں کا اَز اول تا آخر علم ہے تو وہ ختمِ نبوت کے معانی کی بحث کو نہیں چھیڑتے بلکہ حیات و مماتِ مسیح علیہ السلام، رفع و نزولِ مسیح علیہ السلام اور آمدِ امام مہدی علیہ السلام جیسے غیر متعلقہ موضوعات زیرِ بحث لاتے ہیں۔ اس خلط مبحث کے دوران وہ اپنے خود ساختہ دلائل سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ نہیں اٹھایا گیا بلکہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ لہٰذا اب وہ دوبارہ آسمان سے نہیں اتریں گے بلکہ زمین میں ہی پیدا ہوں گے۔ وہ تان اس بات پر توڑتے ہیں کہ احادیث میں جس مسیح کی آمد کی خبر دی گئی ہے اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ وہ قرآنی آیات اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی من مانی تاویلات کے ذریعے مخاطب کے ذہن کو الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

قادیانی زعماء سے کوئی پوچھے کہ حیات و مماتِ مسیح علیہ السلام کا مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت سے کیا واسطہ؟ بالفرض و المحال اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو مان بھی لیا

جائے تو کیا اس سے مرزا صاحب کا نبی ہونا ثابت ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں! یہ ایک غیر معقول اور غیر منطقی بات ہے کہ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اس لئے مجھے نبی مان لیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب سطحی قسم کے اخلاق و کردار کے مالک انسان تھے۔ وہ ایک نبی تو کیا ایک اچھا انسان کہلانے کے بھی حقدار نہیں۔ انہوں نے متعدد متضاد دعوے کئے اور ہر دعویٰ پچھلے دعوے سے مختلف نکلا۔ ان کے یہ تمام دعوے مکر و فریب اور جھوٹ پر مبنی ان کی ذہنی متلون مزاجی اور اختراع کا نتیجہ ہیں۔ مرزا صاحب اپنے ان دعوؤں کے ذریعے مسلسل گمراہی کی دلدل میں گرتے چلے گئے یہاں تک کہ نبوت کا، پھر تشریعی نبوت کا اور آخرکار خاتمِ نبوت ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ بنابریں مرزا صاحب کافر و مرتد ہو گئے اور ان کو نبی ماننے والے کفر و ارتداد کی تاریک وادی میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔

اس پرطرہ یہ کہ قادیانی مبلغین مرزا صاحب کے بدلتے ہوئے پینتروں، دعویٰ نبوت اور اخلاق و کردار پر گفتگو کرنے کی بجائے امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا بے محل موضوع چھیڑ دیتے ہیں اور طرفہ تماشا یہ کہ امام مہدی سے مراد بھی مرزا صاحب ہی کو لیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مسیحِ موعود اور مہدیِ منتظر دونوں سے ایک ہی شخصیت یعنی مرزا قادیانی مراد ہے۔ غرض وہ ہر حوالے سے سادہ و کم علم مسلمانوں کو اپنے شکنجے میں گھیرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس حصہ میں ہم نے قرآن و حدیث کے صریح ارشادات اور ائمہ اَعلام کے اقوال صیحہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا گیا اور قربِ قیامت کے زمانے میں ان کا دوبارہ نزول ہوگا۔ جیسا کہ اس کی تفصیلات صحیح احادیث میں بیان ہوئی ہیں۔

قرآن و حدیث کے دلائل سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ السلام دو الگ الگ شخصیات ہیں۔ ان میں سے پہلی شخصیت کا قربِ قیامت کے زمانہ میں آسمان سے نزول ہوگا جبکہ دوسری شخصیت کی زمین میں ولادت ہوگی۔ مرزا صاحب کا دعویٰ مسیحیت جس کی آڑ میں انہوں نے دعویٰ نبوت کیا

سرے سے باطل اور بے اصل ہے، کیونکہ مرزا صاحب کی ذات پر احادیث میں مذکور علامات میں سے کسی ایک علامت کا بھی اطلاق نہیں ہوتا۔ اسی طرح مرزا صاحب کا دعویٰ مہدیت بھی جھوٹ کا پلندہ ہے، اس میں سرے سے کوئی حقیقت نہیں۔ تاریخی تناظر میں دیکھا جائے تو صرف مرزا صاحب نے ہی نہیں بلکہ ماضی قریب میں اور بھی بہت سے لوگوں نے مہدی ہونے کہ دعویٰ کیا تھا جن میں ایک نام محمد علی سوڈانی (۱۸۴۴-۱۸۸۵ء) کا ہے جس نے انیسویں صدی عیسوی میں دعویٰ مہدیت کیا۔ علاوہ ازیں کچھ لوگوں نے ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے بزعمِ خویش بے بنیاد دعوے کئے۔ کسی نے کہا کہ ان کا ظہور ہو چکا ہے اور کسی نے کہا کہ وہ آج سے چند سال بعد ظاہر ہوں گے۔ ہم نے آمد امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے متعدد احادیث نقل کر دی ہیں جن میں ان کے ظہور کی واضح علامات بہ تفصیل مذکور ہیں۔ لہٰذا اس میں کسی قسم کا ابہام یا التباس نہیں کہ ان کا ظہور کب اور کیسے ہوگا؟

ان تمام وجوہات کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا گیا کہ درج بالا موضوعات کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیا جائے تاکہ قادیانی ہتھکنڈوں کا توڑ ہو سکے۔ مسلمانوں کو قادیانیوں کی فتنہ سازی اور عیاری و مکاری سے ہوشیار اور ان کے بچھائے ہوئے دامِ فریب سے خبردار رہنا چاہیے۔ قادیانیت کی یہ ایک ایسی جہت ہے جس کا ہمہ گیر اور بھرپور مطالعہ ہر صاحبِ فہم کے لئے ناگزیر ہے تاکہ وہ اس فتنے سے خود بھی بچے اور دوسروں کو بھی اس میں مبتلا نہ ہونے دے۔